

آخر درست کیا ہے؟

# حلال و حرام کے لبرل اصول



# حلال و حرام کے بے ریل اصول

مفتی محمد قاسم عطاری\*

بعض لوگ خدائی احکام سے منہ پھیرنے کے لئے سیدھے سیدھے تو کہہ نہیں سکتے کہ ”ہم ان احکام کو نہیں مانتے“ کیونکہ اسلامی ملک میں اور اسلامی معاشرے میں حکم کھلا ایسی بات کہنے کی اکثر کو جرات نہیں ہوتی۔ ایسی جگہوں پر کچھ تو عموماً منافقت، الفاظ کی ہیرا پچھیری اور کہیں پہ نظر کہیں پہ نشانہ وغیرہ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے لفاظی اور جملہ بندی سے خدائی احکام سے جان چھڑاتے ہیں اور کچھ لوگ قرآنی آیات کی تفسیر اپنی کم فہمی سے، اپنی رائے سے کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ ”قرآن میں ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جب دین میں جبر نہیں تو علماء کا لوگوں پر اس قسم کی پابندیاں لگانا غلط ہے کہ یہ دیکھو اور وہ نہ دیکھو، یہ سنو اور وہ نہ سنو، یہ کرو اور وہ نہ کرو، یہ کھاؤ اور وہ نہ کھاؤ وغیرہ یا یہ سب پابندیاں ہی تو ہیں“ حالانکہ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ علماء پابندیاں لگاتے نہیں بلکہ خدا کی لگائی ہوئی پابندیاں بتاتے ہیں۔

بہر حال یہ خیال یا وسوسہ یا فریب اصل میں کلام الہی کو اپنی رائے سے سمجھنے بلکہ قرآن کے معانی کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ آیت کریمہ ”دین میں کوئی زبردستی نہیں۔“ (پ۳، البقرہ: 256) کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمان بنانے کے لئے جبر نہیں کیا جائے گا کہ تلوار کے زور پر کسی کو کلمہ پڑھایا جائے۔ آیت کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اللہ پاک نے جو احکام نازل فرمائے ہیں وہ کسی کو بتائے بھی نہ جائیں۔ کوئی احکام خداوندی پر عمل کرے یا نہ کرے، بے لگام ہو کر جس کے دل میں جو آئے کر تا پھرے، اُسے کوئی روکنے ٹوکنے اور سمجھانے والا نہ ہو بلکہ لبر لبر اور جدیدیت کا شکار اسکالرز کہلانے والوں کی طبع نازک پر یہ اُمُورِ الْغُورِ وَفَوْفِہِی عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی نیکی کی دعوت اور برائی سے ممانعت سخت گراں گزرتی ہے چنانچہ لفظوں کی جگالی اور الفاظ کی قے سے احکام خدا مسترد کرنے یا ان میں معنوی تحریف کرنے والوں کے نزدیک فلموں، ڈراموں، موسیقی کی شاموں، ناچ گانے کے پروگراموں پر ہر گز ہر گز تنقید نہیں ہونی چاہیے کہ یہ سب تو آرٹ اور فنون لطیفہ ہے نیز پرلے درجے کی بے حیائی اور بیہودگی والے کپڑے پہن کر کیٹ واک کے نام پر شو کرنے والوں، جگہ جگہ بے حیائی، فحاشی کرنے، دکھانے اور اسے پروان چڑھانے والوں پر تنقید تو دور کی بات ہے، لبر لبر کے نزدیک ان کی شان میں معمولی سی بے ادبی بھی نہ کی جائے کیونکہ لبر لبر اور موجودہ دور کے جعلی جدید اسکالرز کے نزدیک قرآن و حدیث کے علاوہ بھی حلال و حرام قرار دینے کے نئے طریقے معرض وجود میں آچکے ہیں اور وہ ہیں فنون لطیفہ، جمالیاتی حس، آرٹ، مظاہر فطرت وغیرہ۔

الْاَمَانِ وَالْحَفِیْظِ، یہ دن بھی دیکھنا تھا کہ ایک طرف خالق کائنات، رب العالمین کا یہ صریح فرمان ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَّا حَرَمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَالْاَنْثَم﴾ ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ، میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں اور گناہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (پ۸، الاعراف: 33) فواحش یعنی بے حیائیوں کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ اس خدائی حکم کے سو فیصد برخلاف ایک لمحے کے لئے ذرا فلموں، ڈراموں کے مناظر سوچیں کہ وہاں جو ہوتا ہے وہ بے حیائی ہے یا نہیں؟ مثلاً عورت کے بدن کی زیادہ سے زیادہ نمائش، بے پردگی، چھپانے کی جگہوں کو مزید نمایاں

کرنا، ناچنے میں کی جانے والی حرکتیں، لڑکے لڑکی کی بات چیت، اٹھنے بیٹھنے، لیٹنے کے انداز اور اس سے آگے نجانے کہاں کہاں تک کے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب بے حیائی میں نہیں آتے اور کیا یہ اوپر بیان کردہ کلام خدا کی رُو سے حرام نہیں ہیں؟ بلاشبک وشبہ اور بغیر کسی تردد کے ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ یہ سب افعال حرام و گناہ ہیں اور صریح بے حیائی کے مناظر ہیں۔ اب ایک طرف اوپر مذکور آیت کو ذرا دوبارہ پڑھیے اور دوسری طرف لبرل، جدید مولویوں کے دلائل ملاحظہ فرمائیں، جو انہی فلموں کی انہی تفصیلات کو جانتے، سمجھتے خدا کے احکام کے مقابلے میں احبار و رہبان کا کردار ادا کرتے ہوئے اور خدا کے حرام کو کھلم کھلا حلال قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ معاشرہ بھی انسان کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی جمالیاتی موت واقع ہو جائے تو سمجھئے کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ پھر جو دکھائی دیتا ہے، وہ محض ایک قالب ہوتا ہے۔ معاشرے کی جمالیاتی موت، فرد کی موت کا بھی اعلان ہے۔ یہ آرٹ اور فنونِ لطیفہ ہیں جو سماج کی جمالیاتی حیات کا سامان کرتے ہیں۔ جہاں ان کا گلا گھونٹ دیا جائے، وہاں زندگی پنپ نہیں سکتی۔ جس سماج میں تلاوت کے ساتھ غزلیں، ساز و آواز کا آہنگ نہ ہو، اسے سماج نہیں قبرستان کہتے ہیں۔ شرح کی کیا شرح کی جائے، واضح کو کیا واضح کیا جائے اور جگتے کو کیا جگایا جائے کہ کلامِ جدیدیت یہ کہہ رہا ہے کہ جس معاشرے میں تلاوت کے ساتھ ڈسکو ڈانس، گویوں کے گانے، موسیقی کی تانیں، گلوکاروں کی دل بھاتی، جذبات بھڑکاتی خوش الحانی، مردوں عورتوں کی اکٹھے موج مستیاں اور سینماؤں کی آباد دنیاؤں نہ ہوں وہ معاشرہ مردہ ہے کیونکہ (مَعَاذَ اللّٰهِ) صرف قرآن معاشرے کی روح بننے کے لئے کافی نہیں بلکہ جمالیاتی حس، فنونِ لطیفہ، آرٹ، فلمیں ڈرامے بھی قرآن کے ساتھ معاشرے میں ہوں گے تو معاشرے کو زندگی ملے گی نیز جدید اسکالر کہتے ہیں کہ ایک عرصے سے ہماری حسِ لطیف کو مارنے کی مہم جاری ہے۔ لوگ ہر اس مظہر کو مٹانے کے درپے ہیں جو میرے جمالیاتی وجود کی بقا کی ضمانت ہے۔ افسوس کہ اس کام کے لیے سب سے زیادہ مذہب کو استعمال کیا گیا۔ گویا قرآن و حدیث کے صریح احکام ان جدید اسکالر کی حسِ لطیف کو مار رہے ہیں، ان کے جمالیاتی وجود کو مٹا رہے ہیں۔ یہ الفاظ لکھنے والے چونکہ صاف صاف قرآن کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن و حدیث ہماری حسِ لطیف کو مار رہی ہے، قرآن و حدیث ہمارے جمالیاتی وجود کو موت کے گھاٹ اتار رہی ہے، اس لئے اس کی جگہ مذہب اور مذہب کے استعمال کا لفظ لاتے ہیں تاکہ پڑھنے والے مشتعل نہ ہو جائیں۔ اگر مذہب کا نام لے کر یہی درس دینا ہے تو منکرین حدیث بلکہ چپڑالویوں کا کیا قصور ہے؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا  
 رہ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے  
 میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے  
 شمشیر و سناں اول طاؤس و ربابِ آخر  
 مسلمان تو کہتا ہے کہ پاکیزہ معاشرے کی روح تو قرآن و حدیث کی پاکیزہ تعلیمات ہیں جو نفس کو تزکیہ، دل و دماغ کو پاکیزگی، سوچ کو روشنی، آنکھ کو شرم و حیا، کردار کو طاعت و بندگی اور دلوں کو فکرِ آخرت سے سرفراز کرتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ حلت و حرمت کے اصول و احکام قرآن و حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔ صدیوں سے پوری امت اور علماء یہی بیان کرتے آرہے ہیں۔ یہ اچانک سے فنونِ لطیفہ، جمالیاتی حس، آرٹ اور سماج کو حلال و حرام کی بنیاد بنا دینا، اللہ، باللہ، تاللہ! اسلام نہیں بلکہ مغربی معاشرے کے دلائل ہیں جسے اسلامی ملکوں میں اور مسلمانوں میں عام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان رنگ برنگ ناموں کو استعمال کر کے عریاں ناچ، بیہودہ ڈانس، شہوانی مناظر اور فحاشی سے بھرپور فلموں ڈراموں کو حلال قرار دینا صاف صریح دین میں تحریف ہے۔ خدا کا فرمان یاد رکھیں ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ هَذَا حَرَامٌ لَّهٗ لَقَدْ تَرَوْا عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا یُقَلِّصُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ (پ، 14، النحل: 116)